www.emarsiya.com

شفق ۱۵

اسلام اور جہاد

آپ معدوم تھی جب کارگہہِ موجودات

انتساب

میں اپنی یہ کوشش برادرم محمد حسن مرحوم مغفور ابن سید امیر علی مرحوم سے منسوب کرتا ہوں، جن کی مساعی جمیلہ سے میری نوحوں کی کتاب ''صراط کربلا،، کانپور (بھارت) سے شائع ہوئی۔

آثر سلطانپوری

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

اسلام اور جہاد

(۱)

آپ معدوم تھی جب کارگہہِ موجودات   تھا کسے علم کہ موجود ہے اک علم کی ذات
کروٹیں لینے لگی علم الٰہی میں حیات   زندگی کے لئے لازم تھا نظام الاوقات
کر کے یکجا نظریات معین فطرت
خود مرتب کیا اللہ نے دینِ فطرت

(۲)

دین فطرت ہی پہ اقرار ہوا روز الست   لوگ کرتے رہے اپنے نظریے پیوست
فکر مجہول پہ بنیاد تھی سب ہو گئے پست   فکر معروف اساس رہ ہستی بربست
مقصدِ عدل و مساوات سرانجام ہوا
تھا جو منشورِ اماں، نام بھی اسلام ہوا

(۳)

لے کے منشورِ اماں چھوڑ کے آرام ارم   اسی اسلام کی تبلیغ کو نکلے آدم
قول واقرار کو بھولے ہوئے وارد ہوئے ہم   انبیاء آئے پئے یاد دہانی پیہم
جب نبی ہوتا تو ماحول سنورنے لگتا
بے نبوت کے بشر اپنی سی کرنے لگتا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴)

ہو گئی ختم نبوت تو بڑھی عیاری
تحت فطرت نہ رہی قوم کی سہل انگاری
آ گئی فتوؤں میں دیندار کے دنیا داری
ہوا دستور پہ قانون ضرورت طاری
الغرض بنتے گئے اپنی غرض پر اسلام
اصل گھر چھوڑ کے ڈھلنے لگے گھر گھر اسلام

(۵)

ہر کسی کے نظریات ہوئے اب اسلام
شیشہ من مانی کا لیبل پہ تھا اللہ کا نام
دینِ فطرت کا نہ مذہب میں رہا کوئی مقام
اپنی مرضی کے مطابق ڈھلے سارے احکام
جو تھا اللہ کا پیغام اسے چھوڑ دیا
انبیاء لائے جو اسلام اسے چھوڑ دیا

(۶)

جتنے منہ اتنی ہی اسلام کی توضیح ہوئی
شرح کیا کیجئے کس نہج پہ تشریح ہوئی
دیں کی ہر بات میں تنقیح پہ تنقیح ہوئی
سینکڑوں دانوں میں بکھری ہوئی تسبیح ہوئی
تفرقہ بازی میں جب کوئی خرابی نہ رہی
پھر کسی ہاتھ میں اللہ کی رسی نہ رہی

(۷)

دور کیوں جایئے ہے واقعہ تازہ تازہ
انہیں دو آنکھوں سے فتوؤں کا تماشہ دیکھا
ایک اسلام کو تھا سابقہ امریکہ کا
اک اسلام کا حق گوئی نے رخ دکھلایا
علم والوں کو بھی لگنے لگے چہرے اسلام
اُن کے نزدیک ہیں گنتی میں بہت سے اسلام

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۸)

میرے نزدیک مسلماں بہت اسلام نہیں کلمہ کافی ہے عمل سے انہیں کچھ کام نہیں
حرف آغاز ہے کلمہ مجھے انجام نہیں کیا مسلماں میں منافق کا کہیں نام نہیں
کلمہ گوئی پہ کچھ منحصر اسلام نہیں
ہے منافق کلمہ گو مگر اسلام نہیں

(۹)

طالباں ہوں کہ ہوں افغان شمالی کے دھڑے کلمہ گویوں کے جتھے مدمقابل ہیں کھڑے
شیشے آنکھوں کی جگہ چہرے پہ ہونٹوں ہیں جڑے ہوگا دیوانہ جو اندھوں کی لڑائی میں پڑے
اس لڑائی میں کہاں کوئی مفاد اسلام
کون اس جنگ کو مانے گا جہاد اسلام

(۱۰)

جب مسلماں کو مسلمان سے لڑتے دیکھو ہوگا باطل پہ یقیناً کوئی پرکھو جانچو
مقتدر ہستیوں میں تیغ اگر چلتی ہو کوئی تو حق سے ہٹا ہوگا جو پہچان سکو
دو مسلماں کہو ان کو نہ کہو دو اسلام
مانے اللہ جسے دیں اسے مانو اسلام

(۱۱)

دین اسلام کو منشور اماں کا کہیئے ساتھ چلنے کے لئے صلح کا جادہ کہیئے
اپنوں سا غیروں میں رہنے کا سلیقہ کہیئے جیو جینے دو کا پُرامن فریضہ کہیئے
ساکھ ماحول کی منشورِ اماں پر رکھیئے
لم فسادات کی اسلام سے باہر رکھیئے

شفق-۱۵

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۲)

امن کی ضد ہے جسے کہتے ہیں دہشت گردی
ہو فسادی کلمہ گو سے اگر ہمدردی
رہیۓ یوں جیسے ہیں بیضے میں سفیدی زردی
گرمی کو گرمی تو سردی کو بھی کہیۓ سردی
دور یوں شب کی سیاہی ہو کہ دن صاف رہے
دیجیۓ فتوے مگر ہاتھ میں انصاف رہے

(۱۳)

یہ چڑھائی جو تھی امریکہ کی افغانوں پر
غیر مسلم کی تھی یلغار مسلمانوں پر
وہ مسلمان جو انساں نہ تھے انسانوں پر
قہقہے موت لگاتی رہی نادانوں پر
اُن کے مسلک میں تو مطلق نہ شہادت نہ جہاد
ان کی بنیاد انا الحق نہ شہادت نہ جہاد

(۱۴)

مفت میں جاں گئی بیچارے مسلمانوں کی
خیریت پوچھنے جاؤ کوئی نادانوں کی
وہ بھی مسلم ہیں حکومت ہے جن افغانوں کی
مسلموں کی انہیں پروا ہے نہ انسانوں کی
بربریت کی لڑائی کا نہیں نام جہاد
کہتا ہے معرکۂ عدل کو اسلام جہاد

(۱۵)

صدق پر معرکہ عدل ہوا کرتا ہے
جذب صادق ہو تو امداد خدا کرتا ہے
بے یقینوں کو خدا چھوڑ دیا کرتا ہے
کیا سہاگا کوئی لوہے کی جلا کرتا ہے
سونا ہوتا تو چکا چوند سہاگا کرتا
موت کے ڈر سے مجاہد نہیں بھاگا کرتا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱٦)

ہم کو تسلیم کہ ایسے نہیں مسلم سارے نحس دو چار محض سعد ہیں باقی تارے
کوہ میں کھوہ میں چھپتے ہیں نحوست مارے ان سے اچھے ہیں کہ بے خوف تو ہیں بنجارے
رونا روتا ہے اسی کا تو یہ بندہ سارا
مچھلی دو چار ہیں تالاب ہی گندہ سارا

(۱۷)

انہیں دو چار کے کرتوت سب اسلام کے نام کہنے لگتے ہیں انہیں کو علماء بھی اسلام
پست یہ کرتے ہیں فتوؤں سے مجاہد کا مقام لگتا بنیاد پرستی کا ہے ہم پر الزام
جاہ والے تھے مگر ہم نہ تھے بنیاد پرست
اب جو بنیاد نہیں ہو گئے بنیاد پرست

(۱۸)

کوئی بتلائے یہ اخلاق کی پستی کیا ہے مسجدیں ڈھادیں مسلمانوں کی بستی کیا ہے
رہے محفوظ مسلمان کی ہستی کیا ہے ہے یہ انصاف تو بنیاد پرستی کیا ہے
غیر کی نظروں میں اسلام ہے پیغامِ جہاد
اب یہ بنیاد پرستی ہے نیا نام جہاد

(۱۹)

جانتے ہی نہیں جو دین کو جو چاہیں کہیں آپ تو اپنی عبادات کو الزام نہ دیں
دودھ کو دودھ کہیں پانی کو پانی مانیں حق ہے یہ بات کہ باطل سے بھی انصاف کریں
مذہبی بغض پہ باطل ہے جہادی فتویٰ
صلح کی آخری منزل ہے جہادی فتویٰ

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۰)

کھل کے یہ بات نظر آ گئی روزِ خندق — کلب بھونکا تو ہوئے قلب جوانمردوں کے شق
سر سے طائر نہ اڑے رنگ ہوئے چہروں کے فق — توڑے لب وہ سر باطل جو ہو فی نفسہٖ حق
عبدود کا ہے وہ سگ ضیغم عمران علیؑ
کل کا کل کفر عمر، کل کا کل ایمان علیؑ

(۲۱)

اس کی میدان میں بڑھتی گئی گیدڑ بھبکی — بھائی کو اپنے سجاتے رہے خیمے میں نبیؐ
دیکھتے دیکھتے آئینہ نبیؐ کا تھے علیؑ — عمر کی بڑھ گئی حد سے جو مبارز طلبی
چھوڑ کر خیمے میں بارات کو دولہا نکلا
ظلمت شب کی پھٹی آنکھ سویرا نکلا

(۲۲)

بر میں جامہ تو محمدؐ کا عمامہ سر پر — طرہ کلغی ظفر بخت حنک تحت ظفر
تیغ دو دھار کی اللہ کی دی زیب کمر — ذابح الکفر ہے پٹکے سے لٹکتا خنجر
حفظ حق کے لئے لاسیف ولایت بن کر
لافتیٰ نکلا محمدؐ کی شجاعت بن کر

(۲۳)

اسد اللہ نظر آئے تو سگ غرایا — میں نے للکارا جوانوں کو تھا بچہ آیا
شاہزادے یہ تمہیں کس نے یہاں پہنچایا — جائیے گھر میں تمہیں ڈھونڈتی ہوگی دایا
بولے حیدر کہ زباں روک یہ بکواس نہ کر
لڑنے آیا ہے تو لڑ سن کا مرے پاس نہ کر

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۴)

کیا ابھی تیری حماقت کو یہ باقی ہے غرور　　تین میں تجھ کو ہے اک شرط مخالف منظور
بولا مردانگیٔ وضع ہے مردوں کو ضرور　　جنگ میں آج تلک ہے یہی میرا دستور
بولے پھر مجھ سے تری صلح صفائی ہو جائے
کلمہ پڑھ کر مرا دشمن مرا بھائی ہو جائے

(۲۵)

بولا یہ شرط عقیدے کی ہے ناممکن ہے　　بولے پھر جاں نہ دے ڈیرے میں پلٹ جا دن ہے
بولا واں دشمن جاں زن کی زبان ناگن ہے　　بولے پیدل ہوں میں رہوار پہ تُو لیکن ہے
خیر پیدل ہی سہی جنگ تو سر کرنا ہے
آج تو فیصلۂ زیر و زبر کرنا ہے

(۲۶)

لاکھ کافر تھا مگر کود پڑا گھوڑے سے　　دشمنی میں بھی تھا انصاف کا جذبہ پہلے
لڑنے والوں سے لڑا کرتے تھے لڑنے والے　　بے خطا مرتے نہ تھے عورتیں بچے بوڑھے
شہر و دیہات پہ اب حملے ہوا کرتے ہیں
بم گرا کرتے ہیں معذور مرا کرتے ہیں

(۲۷)

حملہ اس طرح مسلمان کو زیبا تو نہیں　　بے خبر قتل ہوں معصوم یہ اچھا تو نہیں
بھینس لاٹھی کی ہو اخلاق کا شیوہ تو نہیں　　آج کی جنگ جہادِ رہِ مولا تو نہیں
جنگ مظلوم پئے دفع مظالم ہے دفاع
ایسے حالات میں اسلام پہ لازم ہے دفاع

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۸)

ہوا پیدل وہ فریقین میں کشتی ٹھہری　　جو مقابل کو اٹھا پھینکے وہ جیتے بازی
باری تھی بیٹھ گئے پہلے اکھاڑے میں علیؑ　　دیو کرنے لگا انسان سے ہاتھا پائی
کارگر کوئی اٹھا لینے کی کوشش نہ ہوئی
داؤں پر داؤں لگاتا رہا جنبش نہ ہوئی

(۲۹)

گھٹ گیا زور پسینے میں شرابور ہوا　　اب کھڑا رہنا بھی مشکل تھا یہ کمزور ہوا
پار خندق کے جو ہمراہیوں کا شور ہوا　　پانی پانی ہوا بہرام لب گور ہوا
بولے حیدر کہ ترا پھولا ہے دم دم لے لے
دینا باری مری ستا تو لے تھم دم لے لے

(۳۰)

تھا گراں ڈیل تو وزن اپنا غنیمت جانا　　لے چکا دم تو زمیں سے وہ چمٹ کر بیٹھا
دیا شانے کو پکڑ کر جو علیؑ نے جھٹکا　　دیو چکراتا ہوا دوش ہوا پر پہنچا
آیا جب نزد زمیں ہاتھ پڑا سینے پر
چاروں خانے تھا وہ چت شیرِ خدا سینے پر

(۳۱)

تھی نگاہوں میں اجل دیکھ کے خنجر کی جو آب　　اور کچھ بس نہ چلا پھینک دیا منہ سے لعاب
غیظ میں اترے علیؑ سینۂ کافر سے شتاب　　موقع پاتے ہی کھڑا ہو گیا وہ خانہ خراب
کہا حیراں ہوں مجھے آپ نے کیوں چھوڑ دیا
ہار کی سمت کو خود فتح کا رخ موڑ دیا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۲)

ہو نہ بچے، کیا خود آپ نے اپنا نقصان   میری تلوار سے اب آپ کی بچتی نہیں جان
کہا سُن چھوڑا تجھے بڑھ گئی اسلام کی شان   تیری حرکت سے ہوا نفس میں میری ہیجان
اب محض حق پہ نہ لڑنے میں مرا دل ہوتا
قتل میں تیرے میرا نفس بھی شامل ہوتا

(۳۳)

حملہ کر پھر سے لڑیں بھاگ کے جائے گا کہاں   اس کی پروا نہیں ہم لیتے ہیں یا دیتے ہیں جاں
جنگ اپنی ہے فقط بہرِ خدائے دو جہاں   ورنہ کیا دشمنی تجھ سے کہ ہے تو بھی انساں
لا بھی ایمان کہ موقوف لڑائی ہو جائے
کلمہ پڑھ کر مرا دشمن مرا بھائی ہو جائے

(۳۴)

نام کلمے کا سنا' تیغ زنی کرنے لگا   وار تلوار کے مانے ہوئے سب کر جو چکا
گردنِ کلب پہ شمشیر کا اک ہاتھ پڑا   کل ایمان نے کل کفر کا سر کاٹ لیا
سوئے سرکار چلی سر جو شجاعت لے کر
بچھ گئے راہ میں ثقلین عبادت لے کر

(۳۵)

آ گیا اب تو سمجھ میں کہ ہے کیا چیز جہاد   اپنا کوئی نہ ارادہ نہ کوئی اپنی مراد
کوئی چاہت نہ حقارت کوئی رغبت نہ عناد   نامِ خالق رہے مخلوق خدا زندہ باد
سختی مرحلۂ راہ خدا نازک ہے
بات جذبات پہ قابو کی ذرا نازک ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۶)

فکرِ جذبات، نزاکت کی ادا کیا جانے آنکھ کا کور بھلا اور برا کیا جانے
فاتر العقل، مفاہیم رضا کیا جانے بغض مذہب حق مخلوقِ خدا کیا جانے
نقص اپنا نہ کہیں جس کو کہے راہِ حیات
موت کی راہ ہو کہلاتی رہے راہِ حیات

(۳۷)

علم کی بات ہے خالی نہیں حکمت سے جہاد ہو مگر جان کے مالک کی اجازت سے جہاد
خودکشی ہے جو کیا اپنی طبیعت سے جہاد ہے اسی واسطے مشروط امامت سے جہاد
جو ہیں راضی برضا مرضیٔ مولا جانیں
ماتشاؤن مشیت کا تقاضہ جانیں

(۳۸)

شک نہیں اس میں کہ مردہ نہیں زندہ ہیں شہید موت کرتی ہے حیات شہداء کی تجدید
نام شبیر ہے تاریخِ شہادت میں وحید زندگی موت کی شریانوں سے کی جس نے کشید
زندگی کی ابدیت کی شہادت ہے جہاد
حیّٔ کا قرب ہے قیوم کی قربت ہے جہاد

(۳۹)

سب کو معلوم ہے عاشور کے دن کی روداد بولے اصحاب کہ ہے آج منافق سے جہاد
رن کی رخصت بھی جو دیں شہ تو ملے دل کی مراد جنگ بے اذن گنہ لازم و نیکی برباد
نفس کش ضبط میں کتنی ہی اذیت نہ ہوئی
نہ لڑے جب تک امامت کی اجازت نہ ہوئی

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۰)

اک طرف رن کے لئے سارے مجاہد بیتاب اک طرف جھولا جھلاتے ہوئے کہتی تھیں رباب
میرے حصے میں نہیں نصرت ایماں کا ثواب مجھ کو گلزار امامت سے ملا ہے یہ گلاب
پہلے خود اٹھیں تو نیزہ بھی اٹھالیں اصغرؑ
منہ سے کچھ بولیں تو میداں کی رضالیں اصغرؑ

(۴۱)

ایک جھولا ہے اسی جھولے میں سوئیں جاگیں پالنا چھوڑیں تو پگڈنڈیاں پیاں لاگیں
بھاگ دھرتی کے کھلیں گھٹنیوں دوڑیں بھاگیں تانت بولے بھی تو جھنکار کی بوجھیں راگیں
گر کے اصغرؑ نے جو انداز ذرا سا پلٹا
کروٹیں لینے لگی فتح کا پانسا پلٹا

(۴۲)

اب اجازت کے لئے سبط پیمبر خود آئیں ماں سے میدان کی رخصت کا اجازہ لکھوائیں
زیر دامانِ قبا، گود میں اپنی لے جائیں اونچا ہاتھوں پہ کریں تیر قضا خود کھلوائیں
سیرت آب نہ یہ خاک کی طینت ہوں گے
خوں کے قطرے رخِ اسلام کی زینت ہوں گے

(۴۳)

مَل کے اصغرؑ کا لہو چہرۂ اقدس پہ جناب رن سے خیمے کو چلے درد بدل چشم پُر آب
ملی ڈیوڑھی پر کھڑی مادر اصغرؑ بیتاب بولے بھاری ہے مرا بوجھ نہ بانٹو گی ربابؑ
لاش لے کر کہا دل خون ہوا جاتا ہے
بچہ اس عمر کا بھی نحر کیا جاتا ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۴)

خالی خیمے تھے پڑے درمیاں ان کے ہو کر　　پشت پر خیمہ اصحاب کے آئے سرور
اپنی تلوار سے تیار کی قبر اصغرؑ　　دفن بچہ ہوا ڈیوڑھی سے تکا کی مادر
پانی تھا بند تو کیا ملتا بھلا مشکوں سے
تر کی شبیر نے تعویذ لحد اشکوں سے

(۴۵)

بعد شہ لوٹ مچی خیمے جلے رات ہوئی　　ٹولی جلادوں کی اک گنج شہیداں پہنچی
لے گئی کاٹ کے سب سر تو یہ بانو بولی　　لاش بے شیر کی اچھا ہی ہوا دفنا دی
زخم پیکانِ ستم چھٹنے سے محفوظ رہا
میرے اصغرؑ کا گلا کٹنے سے محفوظ رہا

(۴۶)

صبح کو قید ہوئی شیر خدا کی اولاد　　پا بہ زنجیر چلے لے کے جو ناقے سجادؑ
ناگہاں آنے لگی کان میں ماں کی فریاد　　میرے اصغرؑ یہ ہوئی تجھ پہ نرالی بیداد
تجھ کو مرقد میں ستایا ستم ایجادوں نے
کھود کر قبر کو سر کاٹا ہے جلادوں نے

(۴۷)

نوک نیزہ سے سنی ماں نے یہ آواز اثر　　سب تو ہوں دھوپ میں تربت میں رہوں میں کیونکر
مثل سب کے چلے میرے بھی گلے پر خنجر　　سب کے ہمراہ سناں پر ہو علم میرا بھی سر
سب کہیں آپ کا اصغرؑ نے بڑا نام کیا
سب سے چھوٹے تھے مگر سب سے بڑا کام کیا

Scanned with CamScanner